۱۰/۲۰/234 47268/340

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ

میں پاکستان ائیر فورس میں بحیثیت جنگی جہاز کا پائلٹ ہوں جہاز اڑانے سے قبل انسان کا شوگر لیول ٹھیک ہونا چاہیئے اگر شوگر لیول کم ہو تو اسکی وجہ سے جہاز اڑانے میں مسئلہ پیش آتا ہے آپ کا دھیان نہیں رہتا اور خدشہ یہ بھی ہے کہ آپ کچھ سیکنڈ کیلئے بے ہوش بھی ہو سکتے ہیں جو ایک خطرے سے کم بات نہیں

ائیر فورس کے مفتی حضرات نے فتویٰ بھی دیا ہے کہ روزے کی حالت میں جہاز اڑانا مناسب نہیں تو لہذا رمضان کے مہینے میں اگر پائلٹ جہاز اڑائے گا تو وہ روزہ نہ رکھے اور جب رمضان ختم ہو تو چھوڑے ہوئے روزے پورے کرنے ہوں گے

لہذا میں پوچھنا چاہ رہا تھا کہ رمضان کے روزے اس وجہ سے چھوڑنا جائز ہے یا نہیں ؟

میں خود بھی ایک دفعہ روزے کی حالت میں جہاز اڑا چکا ہوں اور مجھے یہ محسوس ہوا تھا کہ میری جہاز اڑانے کی صلاحیت میں کمی تھی اور تھوڑی مشکلات بھی ہوئی تھیں۔

المستفتی: فائق سومرو

رابطہ نمبر: 03453211744

کراچی

دار الافتاء
فتوی نمبر ۷۶/۱۷۳۵

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ ہو)

J0236

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

اس مسئلہ کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں:

(۱) رمضان المبارک میں صبحِ صادق سے پہلے پہلے پرواز کریں، اس صورت میں پائلٹ حضرات کے لئے روزہ نہ رکھنا مباح ہے، کیونکہ عام طور پر پرواز مسافتِ سفر اڑتالیس میل [(۴/۱) ۷۷] سے دور ہی کی ہوتی ہے، لہٰذا اس سے یہ مسافر ہوگئے اور مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنا مباح ہے، البتہ بعد میں اس کی قضاء لازم ہے۔

(۲) رمضان المبارک میں صبحِ صادق کے بعد اقدامی، دفاعی یا حفاظتی پرواز کرنی لازم ہو یا صبحِ صادق کے بعد تربیتی پرواز کرنی ضروری ہو اور روزہ رکھنے کی صورت میں ضعف اور دشواری کا خوف ہو جس سے فرائض کی ادائیگی میں خلل واقع ہو کر جان جانے کا خطرہ ہو تو اس صورت میں بھی ان کے لئے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش ہے، بعد میں اس کی قضا لازم ہے۔

(۳) رمضان المبارک میں صبحِ صادق کے بعد پرواز کریں اور روزہ رکھنے میں ضعف وغیرہ کا خوف نہ ہو تو اس صورت میں روزہ رکھنا ضروری ہوگا، البتہ اگر ابتداء سے روزہ ترک کردیا تو بعد میں صرف اس کی قضاء لازم ہوگی، کفارہ واجب نہیں ہوگا۔ (ملخص من التبویب: ۹۴/۳۱۱)

فی ردالمحتار: (٢/ ٤٢٠)

والذي ينبغي في مسألة المحترف حيث كان الظاهر أن ما مر من تفقهات المشايخ لا من منقول المذهب أن يقال إذا كان عنده ما يكفيه وعياله لا يحل له الفطر؛ لأنه يحرم عليه السؤال من الناس فالفطر أولى وإلا فله العمل بقدر ما يكفيه، ولو أداه إلى الفطر يحل له إذا لم يمكنه العمل في غير ذلك مما لا يؤديه إلى الفطر وكذا لو خاف هلاك زرعه أو سرقته ولم يجد من يعمل له بأجرة المثل، وهو يقدر عليها؛ لأن له قطع الصلاة لأقل من ذلك لكن لو كان آجر نفسه في العمل مدة معلومة فجاء رمضان فالظاهر أن له الفطر وإن كان عنده ما يكفيه إذا لم يرض المستأجر بفسخ الإجارة كما في الظئر، فإنه يجب عليها الإرضاع بالعقد، ويحل لها الإفطار إذا خافت على الولد فيكون خوفه على نفسه أولى تأمل هذا ما ظهر لي والله تعالى أعلم---------- والله سبحانه وتعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالحفیظ حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

یکم ذیقعدہ ۱۴۳۶ھ

۱۸/اگست ۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

۲/۱۱/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۲/۱۱/۱۴۳۶ھ

10237